خلاصہ خطبہ جمعہ مؤرخہ 11 اپریل 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پچھلے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے غزوہ خیبر کے بعد کے حالات سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اہل تیما کی مصالحت کا واقع ملتا ہے، خیبر اور فدک کے یہود کی ہار کے بعد تیما کے یہود خود ہی آپ ﷺ کے پاس آئے اور صلح کی پیشکش کی جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور انہیں ان کے علاقہ میں رہنے کی اجازت دیدی۔

خیبر سے واپسی پر آپ ﷺ ساری رات چلتے رہے پھر نیند آجانے کے باعث مدینہ کے قریب پڑاؤ کیا اور حضرت بلالؓ کو فجر کی نماز کیلئے اُٹھانے کا کہا، وہ رات بھر نفل پڑھتے رہے اور فجر کے قریب انہیں بھی نیند آگئی، سورج طلوع ہو گیا آپ ﷺ اُٹھے اور سب کو وہاں سے روانگی کا فرمایا پھر تھوڑی دور جا کر باجماعت نماز قائم کی۔ نماز کے بعد فرمایا کہ جو شخص نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے اسے ادا کرلے۔

خیبر سے واپسی پر لوگ بلند آواز سے تکبیرات پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ بہت سننے والا اور نہایت قریب ہے اس لئے اپنی آوازیں درمیانی رکھو، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے کلمات میں سے ہے اور یہ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔

خیبر میں آپ ﷺ کے قیام کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے بعض کے مطابق ۶ ماہ اور بعض کے مطابق ۴۰ دن قیام کیا، وہاں آپ ﷺ نمازیں جمع کر کے ادا کرتے، خیبر کی فتح مسلمانوں کیلئے سیاسی رنگ میں بڑی فتح تھی، جزیرہ عرب میں یہود کی طاقت تقریباً ختم ہو گئی، تیسرا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کی مالی حالت بہتر ہو گئی۔ مہاجرین نے انصار کو انکا مال اور زمین واپس لوٹا دیئے۔

غزوہ ذات الرقاع کا ذکر بھی ملتا ہے، صحابہ کے پاس سواریاں کم تھیں، پاؤں زخمی ہو گئے جن پر کپڑے کی پٹیاں باندھ کر چلتے رہے ان اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر اس غزوہ کو ذات الرقاع کہتے ہیں، اس کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے، امام بخاری نے اس غزوہ کو ۷ ہجری میں بیان فرمایا ہے، اس غزوہ کا سبب نجد کے علاقہ کے لوگوں کا راہگیروں پر حملے اور انہیں لوٹنے کیلئے کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مسلمانوں کے ایک لشکر کو لیکر نکلے، جب

ان قبائل کے ٹھکانوں تک پہنچے تو وہاں صرف عورتیں ملی، ان کے مرد بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھ گئے، دشمن کے حملہ کا خطرہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوۃ خوف ادا فرمائی۔ بعض روایات میں اختلاف ہے کہ پہلی دفعہ صلوۃ خوف کب ادا کی گئی۔

حضرت عباد بن بشرؓ اور عمار بن یاسرؓ رات کو پہرہ پر تھے، حضرت عباد بن بشرؓ رات میں نوافل پڑھنے لگے، ایک دشمن نے جب انہیں دیکھا تو ان پر تیر سے حملہ کیا، تیر لگنے کے بعد انہوں نے تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز جاری رکھی، دوسری مرتبہ بھی یہی کیا، تیسرے تیر پر انکا خون کافی بہنے لگا جس پر انہوں نے نماز مکمل کر کے حضرت عمارؓ کو اُٹھایا، دشمن ایک اور شخص کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ حضرت عمارؓ کے پوچھنے پر کے پہلے کیوں نہیں اُٹھایا حضرت عبادؓ نے بتایا کہ وہ سورۃ کہف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا دل نہیں چاہا کہ وہ اس تلاوت کو چھوڑ دیں۔

۱۵ دن کی مہم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی طرف واپس لوٹے، شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ پہنچے، اس غزوہ میں بعض معجزات بھی ہوئے، نجد کی طرف جاتے ہوئے ایک گھاٹی میں قیام فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آرام کیلئے لیٹ گئے جہاں ایک بدوی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلوار سونتنے کا واقعہ پیش آیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عہد کیا کہ آئندہ کبھی آپ کے مقابلہ پر نہیں آئے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۳ ہجری میں دسور نامی شخص کے بھی تلوار سونتنے کا ذکر ملتا ہے۔ دسور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق و رحم کو جان کر مسلمان ہو گیا۔

پرندے کے بچے کا واقعہ پیش آیا، جس میں ایک صحابی نے کسی پرندے کے بچے کو اٹھا لیا وہ پرندہ اس صحابی کے سامنے آ گرا جس پر صحابہ پریشان تھے کہ یہ کیا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے بچے کو بچانے کیلئے خود کو پیش کر رہا ہے اور خدا کی قسم تمہارا رب تم پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنیوالا ہے، پھر ایک جنونی بچے کے علاج کا ذکر ملتا ہے، شتر مرغ کے تین انڈوں میں برکت کا ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بہت سے صحابہ نے اس میں سے کھایا۔ ایک اونٹ کا اپنے مالک سے متعلق شکایت کا بھی ذکر ملتا ہے، حضرت جابرؓ اس کے مالک کو لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ اونٹ خرید کر اسے جنگل میں چرنے کیلئے چھوڑ دیا۔ بعض دیگر معجزات کا بھی ذکر کیا۔